دولة الإمارات العربية المتحدة
الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والأوقاف

الجمعة : ٢٩ ذو الحجة ١٤٤٠هـ
الموافق : ٢٠١٩/٨/٣٠م

اسلام کی نشر واشاعت اور پاکیزہ معاشرے کی تشکیل میں ہجرتِ نبوی کا کردار

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ إِلَيْنَا خَاتَمَ الْمُرْسَلِينَ، وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى هَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ سُبْحَانَهُ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ**)(١).

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! آج ذی الحجہ کی ۲۹ تاریخ ہے آج یا کل محرم الحرام کا چاند نظر آنے والا ہے، اور ہم نئے ہجری سال میں داخل ہونے والے ہیں آئیے ابھی سے بارگاہ الٰہی میں دعا کریں کہ یہ نیا اسلامی سال نعمتوں اور برکتوں کے ساتھ ہم پر سایہ فگن ہو، اور پوری انسانیت خاص طور پر مسلمانوں کیلئے امن وسلامتی، نیک بختی اور ترقی کا سال ہو، بلاشبہ مکہ مکرمہ سے مدینہ

(١) الحديد : ٢٨.

منورہ کی طرف نبی کریم ﷺ کی ہجرت ، ایک عظیم الشان ہجرت ہے تقریباً چودہ سو چالیس پہلے پیش آنے والا یہ واقعہ انسانی تاریخ میں بالعموم اور اسلامی تاریخ میں خاص طور پر انتہائی اہم واقعہ ہے، اسی لئے سیدنا عمر ابن الخطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے مشورے سے اسلامی سال کی ابتداء ہجرت کے بابرکت واقعے سے مربوط فرمائی ہجرت کے ذریعے مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کا قیام ہوا انسانی اقدار، یکجہتی، رواداری اور ہمدردی کو فروغ حاصل ہوا تہذیب وتمدن کی شمعیں روشن ہوئیں اور ایک پاکیزہ اسلامی اور فلاحی معاشرہ وجود میں آیا،

ہجرتِ نبوی کی اہمیت کا شعور رکھنے والو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے نبی محمدِ عربی ﷺ کو پوری انسانیت کیلئے سراپا رحمت بنایا تھا اور آپ ﷺ کو خاتم الانبیاء والمرسلین بناکر مبعوث فرمایا تھا، چنانچہ منصبِ رسالت پر فائز ہونے کے بعد آپ ﷺ اپنے رب کا پیغام پہونچانے لگے اور لوگوں کو توحید کی دعوت دینے لگے، لیکن قریش کو آپ ﷺ کی تبلیغ گوارا نہیں ہوئی اور وہ دین کی دعوت میں آڑ بننے لگے یہاں تک کہ کفار کے ظلم وستم کی وجہ سے فریضۂ نبوت کی ادائیگی دشوار ہوگئی اسی دوران خدائے عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: (وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ

وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا)[1]. اور آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب مجھے جہاں داخل فرما اچھائی کے ساتھ داخل فرما اور جہاں سے نکال اچھائی کے ساتھ نکال اور مجھے خاص اپنے پاس سے ایسا اقتدار عطا فرما جس کے ساتھ تیری (جانب سے) مدد حاصل ہو، اس آیت کے نازل ہونے کے بعد[2] آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جس دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اس دن مدینہ کی ہر چیز روشن ہو گئی[3] ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے سب سے پہلے لوگوں امن و سلامتی کی دعوت دی اور سلام کو عام کرنے کی تاکید فرمائی حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اپنے پہلے ہی خطاب میں فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ»[4]. اے لوگو! سلام کو خوب پھیلاؤ، آپ ﷺ نے سب سے پہلے سلام کو عام کرنے کا حکم دیا کیونکہ اللہ کے نزدیک امن و سلامتی کی بہت زیادہ اہمیت ہے امن و سلامتی کی عظمت و فضیلت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ باری تعالی کے صفاتی ناموں میں ایک نام: السَّلَام بھی ہے دراصل اسلام تمام انسانوں کو پوری آزادی اور امن و سلامتی

---

(١) الإسراء : ٨٠.
(٢) أسباب النزول : (ص: ٢٩٠) ورجحه الطبري في التفسير : (٥٤/١٥) ، وابن كثير في تفسيره : (١١١/٥).
(٣) الترمذي : ٣٦١٨ ، وأحمد : ١٣٨٣٠ .
(٤) الترمذي : ٢٤٨٥ ، وابن ماجه : ١٣٣٤.

کے ساتھ زندگی گذارنیکی ضمانت دیتاہے اللہ تعالی کویہ بات بے انتہا پسند ہے کہ اس کے بندے آپس میں مِل جُل کر رہیں اور امن ویکجہتی کے ساتھ زندگی گُذاریں، امن وامان کی بدولت آدمی کو اپنے دین پر عمل کی آسانی ہوتی ہے جان ومال اور عزت وآبرو محفوظ رہتی ہے مہذب معاشرہ وجود میں آتا ہے، اور لوگوں کو خوشحالی اور ترقی حاصل ہوتی ہے الغرض نبی رحمۃ لِّلعٰلمین ﷺ نے سب کو امن وسلامتی کی دعوت دی اور اہل مدینہ کے درمیان الفت ومحبت کو عام فرمایا اللہ نے اپنا فضل فرمایا اور سب کے دلوں میں اتفاق واتحاد پیدا فرمادیا رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان عالیشان ہے: (لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ)(١). اگر آپ دنیابھر کا مال خرچ کردیتے تب بھی آپ انکے قلوب میں اتفاق نہیں پیدا کرسکتے تھے لیکن اللہ ہی نے ان میں باہم اتفاق پیدا کردیا بے شک وہ زبردست اقتدار والا اور کامل حکمت والا ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے مکہ کے مہاجرین اور مدینہ کے انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی اور مہاجرین اور انصار کو آپس میں بھائی بھائی بنایا(٢) انصار نے مہاجرین کا بھرپور تعاون کیا اور مثالی فیاضی اور ایثار کا مظاہرہ کیا خودباری تعالی نے مہاجرین کی تعریف فرمائی: (يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا

(١) الأنفال : ٦٣ .
(٢) تاريخ الإسلام : (٢٠/١).

يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ)[1]. جو کوئی ہجرت کرکے ان کے پاس آتا ہے یہ اس سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے یہ اپنے سینوں میں اس کی خواہش بھی محسوس نہیں کرتے اور اُن کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں چاہے ان کو خود تنگدستی لاحق ہو،اسی طرح مہاجرین نے بھی اپنی طاقت وقوت اور ہمت وحوصلہ سے انصار کا مکمل ساتھ دیا

برادرانِ اسلام ! آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں اور غیرمسلموں کے درمیان تاریخی مُعاہدہ تحریر فرمایا جس میں مدینہ منورہ کے تمام باشندوں کو مِل جُل کر الفت ومحبت کے ساتھ زندگی گُذارنے کی دعوت دی گئی تھی اسی طرح عدل وانصاف قائم کرنے کی نیز مظلوموں کی مدد کی شق شامل تھی چنانچہ اس میں مذکور تھا: «وَأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِينَ عَلَى مَنْ بَغَى مِنْهُمْ... وَأَنَّ النَّصْرَ لِلْمَظْلُومِ»[2]. اور یہ کہ تمام اہل ایمان اور متقی حضرات اس شخص کے خلاف (اٹھ کھڑے ہونگے) جو کسی دوسرے پر ظلم وزیادتی کرے گا...اور یہ کہ مظلوم کی مدد کی جائیگی ظلم کو مٹانا اور عدل وانصاف قائم کرنا بہت محبوب عمل ہے تمام مذاہب اور ادیان میں اس کی تاکید کی گئی ہے

---

(١) الحشر : ٩ .
(٢) السيرة النبوية لابن هشام : (٣/٥٠١ - ٥٠٤)، والأموال لابن زنجويه : ٢/٤٦٧ .

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں انصاف کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ)[1]. اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے نبی رحمت ﷺ نے میثاق مدینہ کے ذریعے لوگوں کے شہری حقوق کی بھی پاسداری فرمائی تھی چنانچہ معاہدہ کی رو سے رنگ ونسل، زبان وعقائد میں اختلاف کے باوجود معاشرے کے تمام لوگوں کو امن وآزادی کے ساتھ زندگی گذارنے کا حق حاصل تھا اور سب کے دین ومذہب، جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی ضمانت دی گئی تھی ذرا مُعاہدے کی یہ شق ملاحظہ فرمائیں: (وَأَنَّهُ مَنْ خَرَجَ آمِنٌ، وَمَنْ قَعَدَ بِالْمَدِينَةِ آمِنٌ). اور یہ کہ جو شخص مدینہ منورہ سے باہر جائے گا اس کو بھی امن وامان حاصل ہوگا اور جو شخص مدینہ منورہ کے اندر رہے گا اس کو بھی امن حاصل ہوگا اسی طرح مدینہ منورہ امن وامان کا گہوارہ بن گیا جہاں تمام لوگ امن وسلامتی اور الفت ومحبت کے ساتھ رہنے لگے اور مدینہ منورہ کے مسلم اور غیر مسلم سکون واطمینان کی زندگی گُذارنے لگے، آج کے ماحول میں رواداری یکجہتی اور الفت ومحبت کو عام کرنے کی ضرورت ہے اور دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلم اور غیر مسلم ایک ساتھ زندگی گُذار رہے ہیں وہاں اس معاہدے کی شقوں کو نافذ کرنے کی سخت ضرورت ہے اگر واقعی اس پر عمل ہوجائے تو مسلم اور غیر مسلم ہر ایک کو اپنی

---

(١) النحل : ٩٠ .

ذمہ داری کا احساس ہوجائے سب کو مذہبی آزادی کی ضمانت مل جائے اور دنیا میں امن وامان کی فضا قائم ہوجائے

حضرات ِسامعین ومعزز خواتین ! نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِیْن نے جس طرح لوگوں کی تعلیم وتربیت اور ان کی حفاظت وسلامتی پر توجہ مبذول فرمائی اسی طرح مدینہ منورہ کی تعمیر وترقی پر بھی خصوصی توجہ دی آپ ﷺ کو مدینہ منورہ کی تعمیر وترقی اور امن واستحکام کا بہت اہتمام تھا چنانچہ آپ ﷺ نے مدینہ اور اس کے اطراف کا جائزہ لیا اور سب سے پہلے مَسْجِدِ قُبَاء کی تعمیر مکمل فرمائی جس کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ)[1]. البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقوی پر رکھی گئی ہے وہ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالی پاک صاف لوگوں سے محبت فرماتا ہے، مَسْجِدِ قُبَاء کے بعد آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مسجد نبوی کا سنگ بنیاد رکھا بنفس نفیس اس کی تعمیر میں ہاتھ بٹایا اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ مِل کر اس کی تعمیر مکمل فرمائی[2] اس کے بعد مدینہ منورہ کی

---

(١) التوبة : ١٠٨ .

(٢) البخاري : ٣٩٠٦. وينظر : فتح الباري لابن حجر (٧/٢٤٦).

تعمیر کا پلان مکمل فرمایا گھروں کی تعمیر کا نقشہ مرتب کیا[1] اور حسب ضرورت راستے اور گلیاں نکالیں[2] اس طرح مدینہ منورہ ایک مرتب اور منظم شہر بن گیا جبکہ اس سے پہلے وہ متفرق ٹکڑوں پر مشتمل ایک وسیع علاقہ تھا، اسی طرح آپ ﷺ نے ماحولیات پر خصوصی توجہ دی آپ کی خواہش تھی کہ مدینہ کی فضا اور اس کا ماحول صاف ستھرا رہے اسی لئے آپ ﷺ نے لوگوں کو گندگی اور تکلیف دِہ چیزوں کو راستے سے دور کرنے کی ترغیب دی[3] اور گھروں کی صفائی پر توجہ دینے کی تاکید فرمائی

ہجرت کی تعلیمات سے اپنی زندگی کو آراستہ کرنے والو! سرور کو نین ﷺ کو مدینہ منورہ سے بھی بہت جذباتی اور مخلصانہ تعلق تھا مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد آپ ﷺ نے وہاں کی پیداوار میں اضافہ اور تجارت میں ترقی کی فکر فرمائی معیشت کی مضبوطی اور مدینہ کی خوشحالی کے اسباب پر توجہ دی نیز اہل مدینہ کو فکر و عمل اور محنت و مشقت پر آمادہ کیا زمینوں میں کاشت کرکے اس سے فائدہ اٹھانے پر زور دیا[4] چنانچہ آپ ﷺ نے ایک خاتون اپنے باغ میں

---

(١) الطبقات الكبرى : (٣/٤١).

(٢) التراتيب الإدارية : (١/٢٣٧).

(٣) مسلم : ٥٨.

(٤) البخاري : ٢٣٣٥، وموطإ مالك : ٨٣٣ واللفظ للإمام مالك.

محنت کرتے دیکھا تو ان کی ہمت افزائی کرتے ہوئے فرمایا:«لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ، وَلَا دَابَّةٌ، وَلَا شَيْءٌ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً»[1]. جو بھی مسلمان کوئی پھل دار درخت لگاتا ہے یا کوئی فصل اُگاتا ہے پھر کوئی انسان یا کوئی چوپایہ اس میں سے کچھ کھاتا ہے یا کوئی بھی جاندار اس سے کھاتا ہے تو اس کی وجہ سے اس شخص کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اسی طرح آپ ﷺ نے مدینہ والوں کی روزی اور کمائی میں خیر وبرکت کی یوں دعا فرمائی:«اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ»[2]، یا اللہ مدینہ والوں کیلئے ان کے پیمانے میں برکت عطا فرما اور ان کے صاع اور ان کے مُدّ میں برکت عطا فرما، آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور مدینہ منورہ کو ترقی اور خوش حالی حاصل ہوگئی اور وہ ایک تجارتی مرکز بن گیا[3] مشرق ومغرب سے وہاں تجارتی قافلے پہونچنے لگے اور رب ذوالجلال والاکرام نے وہاں کے باشندوں کو اپنے فضل وکرم اور خیر وبرکت سے مالامال فرمادیا نبیٔ کریم ﷺ کے اس مبارک عمل میں مدینہ منورہ سے محبت کی ترغیب ملتی ہے نیز اپنے وطن کے ساتھ وفاداری کا سبق ملتا ہے لہذا ہمیں بھی مدینہ منورہ سے قلبی محبت کرنی

---

(١) مسلم : ١٥٥٢ ، والمرأة هي أم مبَشر زوجة زيد بن ثابت .
(٢) البخاري : ٢١٣٠.
(٣) التراتيب الإدارية للكتاني : (٢/٣٧).

چاہیے اسی طرح اپنے اپنے ملکوں کیساتھ وفاداری کرنی چاہیے اور اپنے بچوں میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے ، یااللہ یاکریم ہم کوبھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے سچی محبت عطافرما ہجرت کی تعلیمات سے اپنی زندگی کو آراستہ کرنے کی توفیق عطافرما اور ہم کواپنے علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطافرما *** نَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُعِيدَ ذِكْرَى الْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْخَيْرَاتِ، وَالسَّعَادَةِ وَالْمَسَرَّاتِ، وَأَنْ يُوَفِّقَنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُم، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! ہجرت کا معنی ہے کوچ کر جانا اور چھوڑ دینا بلاشبہ حقیقی ہجرت یہ ہے کہ آدمی ان تمام امور کو مکمل طور پر ترک کردے جن سے اللہ اور (اس کے رسول) نے منع فرمایا ہے[1] رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ»[2]. مہاجر تو وہ ہے جو اُن تمام چیزوں کو چھوڑدے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے، الغرض اصلی ہجرت ہے تمام گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دینا اور ان سے دوری اختیار کرلینا نیز نیکی اور بھلائی کو انجام دینا اور نیکی کے کاموں سے محبت کرنا[3] اسی طرح اپنے آپ کو عمدہ اخلاق اور اعلیٰ کردار سے آراستہ کرنا۔ نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں اچھے

---

(١) شرح صحيح البخارى لابن بطال (١/ ٦٢).
(٢) البخاري : ١٠ .
(٣) فتح الباري لابن رجب: (١/ ٣٩).

اخلاق کی تکمیل بھی شامل ہے آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے :«إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ»(١). میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاق فاضلہ کو انکے کمال تک پہونچادوں، ہجرت نبوی میں ہمیں اس بات کا واضح پیغام مل رہا ہے کہ ہم اپنے دین کی حفاظت کیلئے ہر طرح کی قربانی پیش کریں، تمام گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دیں، وسیع القلبی اور رواداری اپنائیں، رنگ ونسل، زبان وعقائد میں اختلاف کے باوجود الفت و محبت سے زندگی گذاریں، انسانیت اور انسانی قدروں کا لحاظ کریں، اور ہر ایک کی بھلائی اور خیر خواہی کی کوشش کریں، آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمین ہم کو حقیقی ہجرت کی توفیق عطا فرما تمام گناہوں اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما ہم کو اسلامی رواداری اور خوش خلقی سے آراستہ کردے اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے *** فَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(٢). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ

---

(١) مالك (١٦٤٠) وأحمد (٩١٨٧) والبيهقي : ٢١٣٠١، واللفظ له.
(٢) الأحزاب : ٥٦ .

سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.